منشور رسولاں ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت مبر و محمدؐ

منشورِ محمدیؐ

چو منشور ظلمت بداد رجہان | ز فضل خدا خیلے مشہور شد | ہمہ عندیاں پواد رازد | بگنج صدم بار مستور شد | دلم گفت تا بو صفش چنیں | عیاں سر خاتم ز مستور شد

نمبر ۱۶ | مطبوعہ ۵ جمادی الآخر سنہ ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہو تن کو ہی ایک دین سے نسبت | ہی حمد خدا قلم کی ملت | ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال | اس چودہ صدیمین تیرہوا ں سال
پائین اس نے جود و زبانین | بیکار انہین نہ لوگ جانین | عاشق کی بجا ہی ناشکیبی | ظاہر ہے اسکی دلغریبی
دونون دیتے ہین یہ گواہی | تحقیق ہے وحدت الٰہی | کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن | راہب قسیس اہل صلبان
رکہتا ہے جو یہہ چاک سینہ | ہے عاشق شاہد مدینہ | آمادہ ہی غیر دین سے رد پر | نازان ہی بہت تری مدد پر
یہ وہ ہے کہ جسنے قبل آدم | آدم کیا بلکہ جملہ عالم | امت ہے تیری بہی ہی امید | رکہیگی عزیز اسکو جاوید
لکہا سر لوحہ زبرجد | منشور رسالت محمد | کہتا ہے سب سے یہ پکارے | ای مومنوای نبی کی پیارے
اللہ اللہ اے پیمبر | صدقے جاے فصیح تجہ پر | دیکہو مرے ہتہم کی قسمت | حق نے اسے دی ہے کیا سعادت
آغاز نے تجہسے پایا انجام | انجام کو تونے بخشا اعلام | وہ مرد شریف پاکدین ہے | اسلام کا دل ہے جو معین ہے
توجب سے ہی جب سے تو نہین تہا | رب کے کوئی روبرو نہین تہا | مین سعی سے اسکے ہون گرامی | وہ میرے سبب ہوے نامی
ای تجہپہ درود اور متوکر | تیرے اصحاب آل سب پر | سنکر مری معدلت بیانی | لازم ہی تم کو قدردانی
ہی تیرے ہی فیض سے ازآغاز | منشور محمدی یہ ممتاز | ہی تمکو ضرور گر ہو دیندار | دل بیچکے ہو مرے خریدار
پرچہ ہی اک عجیب تمثال | اب ختم ہوا ہے بارہوان سال | قیمت مین بے بہا ہون لیکن | ملنا مرا مفت یون ہے ممکن
جوبن پر اسکے یہ جوانی | ہے لذت عمر جاودانی | تم حق شیوع ہتہم کو | فوراً زر نقد پانچ بہیجو
ہر عشرہ مین سال بہر تک ایکبار | زر پاسکے بدل وہ مرد دانا | کرتا رہیگا مجہے روانا
حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار | ہر عشرہ مین سال بہر تک ایکبار | حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

اعلان

اخبار منشور محمدی کے بارہ جلد دن سے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بادرسال قیمت یعنے فی پرچہ بحساب ۰ر۱ چتنے پرچے ضرورہون منگوالین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۰ر۱ غریب مسلمانون اور مشن اسکولون سے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر۱ پرچے ان کے نام روانہ کئے جاوینگے۔

اشتہار

میدا ونشان کہ فلان روز ؛ جشنے است بزرگ دولت افروز
ہر سر دکہ خوابد آن گل اندام ؛ مردانہ قدم نہد بہ ہنگام

یہ شعر فیضی نے اپنی مثنوی مین وہان لکھے ہین جہان ذکر ہے کہ ہندوستان سے اگلے بادشاہون مین دستور تہا کہ اپنی لڑکیون کی شادی کی اطلاع یون دیتے تہے کہ ایکدن جشن کا مقرر کیا جسے منظور ہوآئے اور بخت آزمائی کرے مدت ہوی کہ یہ رسم بند ہوگئی اس تقریب مین ہنین مگر "تیرہوین صدی" کے ختم ہونے پر ہمین اطلاع دینی ضرور ہوی کہ:-

غرہ محرم ۱۳۰۱ ہجری سے ایک تازہ پرچہ نکلیگا۔ اس سے غرض وہی ہوگی جو "تیرہوین صدی" سے تہی اسکی پالیسی وہی ہوگی جو اسکی پالیسی رہی یعنے وہی داغ کہن تازہ ہوگا وہی باتین ہونگی وہی شغلہ ہوگا ؎ انہین آہون نے آتش باریان کہن

انہین نالون نے پہر کیفیتین دین - اُنکے اس پرچہ کا نام "زمانہ" رکہا جاویگا کہ قیامت تک اطمینان رہے "تیرہوین" کے طرح جلدی بدلنا نہ پڑے۔

یہ اہتمام اسلئے کیا گیا کہ جو لوگ اس طرز تحریر کے خوگر ہوگئے ان کا حق تہا کہ "تیرہوین صدی" کے ختم ہونے سے مایوس نہ ہون - دوسری ہماری زبان کا حق تہا کہ اس بیچارے کا ساتہ ایسے وقت مین نہ چہوڑین جبکہ تقلید انگریزی و تعلیم نیچری اور بیقیدی و لاچاری کی ہزار مصیبتین اس کے پیچہے اس طرح پڑی ہین کہ اس کی ہر حرکت مذبوحی ہے۔

علاوہ اسکے عقائد مذہبی کی حمایت اور مسائل فلسفی کی حقیقت اس طرح بیان کرنی ضرور تہی جس سے پیام یار کا لطف آئے نالہ مستانہ نوائے بلبل کا مزہ دے بیقراری مین بہی شوخی پیدا ہو از خود رفتگی بزم جانانہ نہ بنے تعلیم انگریزی اور عقائد نیچری مین یہ تمیز قیامت تک نصیب نہین یون وہ جسقدر چاہین چیخین ؎ نفس گرز تشنگی تابے ندارد - گرد از عیسی بود زنار او کن۔

المشتہر

خواجہ یوسف علی عفی عنہ مولوی آگرہ کالج و مہتمم آگرہ اخبار

رسید زر

مہتمم بمشکوری تمام ان معاونین کے نام ذیل مین درج کرتا ہے جنہون نے ازراہ حمیت اسلام و ترقی دین محمدی قیمت اخبار سے مطبع کی امداد فرمائی۔

جناب مولوی محمد عزت اللہ صاحب بنارسی عصا
جناب سید عبد العلی صاحب ساکن دندگل ۔۔۔ للعہ

جناب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب ساکن ضلع چاندا ۱۴ عصا
جناب ولی احمد صاحب چپڑاسی تحصیل گورداسپور ۱۴ عصا
جناب شیخ عبدالقادر صاحب فیض آبادی ۱۴ عصا
جناب مکرم منا میان اسد اللہ صاحب
ممبر میونسپل کمیٹی امرتسر ۱۴ عصا
جناب داروغہ محمد اکبر صاحب ۱۴ للعہ
جناب سوداگر شیخ خیر الدین صاحب
آنریری میجسٹریٹ امرتسر ۱۴ عصا
جناب منشی حسن علی صاحب ۸ عصا

(رسالہ جنات الفردوس کے خریدار صاحبان)

ایلو ویلور

یہان دو عورتین جوان قوم ہنود سے اپنی رضا و رغبت سے مشرف باسلام ہوئین خدا انہین نیک ہدایت نصیب کرے۔ اتحاد۔

قبول اسلام

موضع بہوکر ماجرہ ضلع انبالہ سے جاگیردار جناب منشی ایسر سنگھ صاحب بخوشی و رضامندی اپنے مشرف باسلام ہوے۔ خیرخواہ عالم۔

سوالات جواب طلب

۱۔ تثلیث کا ثبوت کیا ہے۔

۲۔ خدا مجسم ہوسکتا ہے یا نہین دلیل عقلیہ سے اسکو ثابت کرو۔

۳۔ مسیح کی انسانیت اور الوہیت کا کیا ثبوت ہے

۴۔ مسیح کا کفارہ ہونا من حیثیت روح سمجھا جاے یا من حیثیت جسم۔

۵۔ مسیح سے اس جسم کی تعریف کرو جو ابتک زندہ ہے آیا جسم انسانی مین زندہ ہے یا روحانی مین اور انسانی جسم بغیر غذا کے کیون کر جی سکتا ہے کیونکہ جب وہ دنیا مین تہا تو کہانے پینے کا محتاج تہا نیز کے درخت سے پہل ڈہونڈنا اوسکی بہوکہ کی شہادت کامل ہے اور پہل کا نہ ملنا گرسنگی سے غلبہ سے درخت انجیر کو بددعا دینا اوسکی بہوکہ کی بے صبری کی دلیل کافی ہے۔

۶۔ دنیا مین جو مسیح کہانا پیتا تہا آیا غذا اوسکی مین کچہ تاثیر کرتی تہی یا نہین اور وہ غذا اوسکی جزو بدن ہوکر اوسکی زندگی کا وسیلہ تہی یا نہین یا جو کچہ وہ غذا کہاتا پیتا تہا بغیر ہاضمہ سے اوسکے بدن سے پرنالہ کی پانیکی طرح بدستور نکل جاتی تہی یا نہین۔

۷۔ انہارہ سو چوراسی برس ہوے مسیح کو پیدا ہوے تیس برس تک وہ بغیر بپتسمہ اور نزول روح القدس کے یوہنا ڈالوان ڈول رہا اور بعد قتل کئے جانے یوحنا کے وہ نبوت اور الوہیت کا دعوی کر بیٹہا۔ یہودیون نے اوسکے منہہ سے کلمات خدائی دعوی کے سنکر اوس کو چیخنے چلاتے بلکتے تاے ولے کرتے صلیب پر کہینچ ڈالا ہرچند وہ ایلی ایلی لما سبقتنی کہتا ہوا بعقیدہ نصاریٰ جان بحق ہوا اوسکا باپ خدا اور تیسرا اقنوم روح القدس اوسکو نہ چہوڑا اسکا ہان اگر وہ دو اقنوم اس ایک اقنوم بیٹے کے ساتہ دار پر کہینچے ہوے تہے اور تینون ایک تہے تو جدی بات ہے اب بتلاو کہ وہ ایلی ایلی کسکو پکارتا تہا۔

۸۔ اگر مسیح کے دو جسم تھے ایک روحانی دوسرا جسمانی تو یہ خلاف عقل ہے کہ انسانیت اور الوہیت مشترک رہ سکے کیونکہ جسم انسانی تغیر اور تبدل کا محتاج ہے اور اوسکو ہر ایک احتیاط لازم آتی ہے اور الوہیت تغیرات انسانی سے مبرا ہے پس ان سب احتیاطون کو بالائے طاق رکھکر کیون کر سمجھا جاوے کہ اوس کے دو جسم تھے۔

۹۔ جو لوگ مسیح سے پہلے گذر گئے وہ تو اون کے کفارہ سے محروم رہے ہون گے اون کی نجات بغیر کفارہ کے کیون کر ہو سکتی ہے اور خدا اُن کو سزا ہی طوفان کے ذریعہ سے دے چکا اگر وہ کفارہ عدل اور رحم کو پورا کرنے کے لئے سمجھا جائے تو افسوس ہے کہ نوح کے طوفان کے وقت وہ کفارہ کہان سوتا تہا۔

۱۰۔ نجات خدا کی بخشش یا اعمال صالح یا کفارہ کس پر موقوف ہے اگر اعمال پر نجات کا انحصار ہے تو کفارہ کس مرض کی دوا ہے فقط۔

مستفسر میران بخش اپیل نویس سیالکوٹ

مورخہ ۱۷ مارچ ۱۸۸۴ء۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامی دین لطیف ماحی رسوم کثیف جناب محمد شریف صاحب عم فیضہ۔

تسلیم۔ نیازمند کے چند سوالات ہین امید کہ آپ بذریعہ اخبار گوہر بلد منشور محمدی کے مشتہر کرا کر خادم کو مرہون احسان فرماوین گے۔ سوالات حسب ذیل ہین۔

بخدمات حضرات پیادری صاحبان و اخوان مسیحائی و منادی و جملہ حامیان مذہب پولوس نیازمند کی التماس ہے کہ سوالات ذیل بنظر تعمق و انصاف ملاحظہ فرماکر خدا شناسی و حق گوئی کی راہ سے جواب دین تعصب اور خفگی کو کام نفرماوین کہ مین نے یہ سوال الزام کی راہ سے نہین کئے بلکہ محض بنظر خیر خواہی بنیت کی کئی ہین اور ہر ایک جواب کی پہلو اپنی دل مین غور کر لئے ہین پس اگر جواب لکہین تو ایسے لکہین کہ نیازمند کو جواب الجواب کی ضرورت نہو اور بلا تعصب عادل خدا شناس سے امید ہے کہ ان امورات کو تسلیم کرلین۔

سوال اول۔ متی ۱۵ باب ۲۴ مین اسرائیل کی کہوئی ہوئی بہیڑون کی سوا اور کسی پاس نہین بہیجا گیا۔ ۲۶ اسنے جواب دیا مناسب نہین کہ لڑکون کی روٹی لیکر کتون کو پہینک دیوین۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ مسیح علیہ السلام صرف بنی اسرائیل یعنے یہودیون کے پاس بہیجے گئے تہے چنانچہ اس عورت کی اصرار سے آپ نے اسطور مثال دیکر جواب دیا کہ لڑکون کا کہانا کتون کو دینا مناسب نہین پس حضرت مسیح علیہ السلام کو تمام عالم کی نجات کا باعث کہنا بالکل غلط ہے اور غیر قومون مین انجیل کی منادی کرنا سراسر گمراہی اور بدعت اور غیر قوم اسرائیل کو دین عیسوی مین داخل کرنا نافرمانی باپ اور بیٹے یعنے خدا و مسیح کی ہے اور غیر قوم اسرائیل

کوکچھ مفید نجات نہین ماں طمع دنیوی ہو تو ہو۔
مثلاً کسی حاکم نے اپنی غلام خاص کو پکارا اور بجای
اوسکے غیر آدمی جسکو وہ نہ بلاتا تنہا چلا گیا تو وہ
حاکم صاف کہدیگا کہ مینے تجھکو نہین بلایا اور تم کو
ہم نہین جانتے۔ پس یہ جانا اوسکا بیکار و فضول
و باعث ندامت ہوگا مگر ندامت بھی فائدہ مندیکی
ایسے ہی اون لوگون کا مآل ہوگا جو اپنا حاکم یعنے
اپنا دین چھوڑکر ان پادریون کے پھندے مین
پھنس گئے ہین مسیح ان لوگون سے صاف انکار
کردین گے اور ان منادی والون سے تو یقیناً
بڑی گرفت ہوگی کہ اونہون نے خلاف منشاء
حاکم کام کیا کہ اسرائیل کی دعوت کو جسکا حکم ہوا
تنہا چھوڑکر غیر اسرائیل جسکی ممانعت تھی دعوت کی
ایک پادری صاحب سے مینے یہ ہی سوال کیا
تو اونہون نے سوچ بچارکر کے بہت دیر کی بعد
یہ جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ اوس عورت کو آزماتے
تھے اور اوسکا امتحان لیتے تھے۔ خیال فرمائے کہ
یہ جواب کیسا لچر اور پوچ ہے کہ عقل سلیم کبھی تسلیم
نہ کریگی کہ اس سے لغو اور عدم واقفیت اور بے
علمی مسیح کی پائی جاتی ہے کیا حضرت عیسیٰ کو ایماندار
اور بے ایمان کی تمیز نہ تھی۔ علاوہ اسکے کیا یہ
عورت پہلے ہی سے ایماندار تھی جو مسیح نے اسکا
امتحان لیا اس عورت کے نسبت یہ بیان نہین ہوا
کہ وہ سوائے اس وقت کے اس سے پیشتر ایمان
لاچکے تھے کیونکہ امتحان اسکا ہوتا ہے جس کو کچھ
لیاقت و قابلیت بھی ہو چنانچہ اوسکی نظیر امتحانات
کالج و مدارس علوم و فنون صناعی موجود ہین کہ
ان مدارس مین ایسے لڑکون کا امتحان نہین لیا جاتا
ہے جو کبھی داخل مدرسہ نہین ہوے اور جن کو
اوستاد نے تعلیم نہین دی۔ اور نقلی دلیل سے
بھی اوس عورت کا امتحان لینا ثابت نہین ہوتا
کہ کبھی کسی انبیا نے خصوصاً مسیح نے اس سے پہلے
یا بعد کسی کے امتحان کیلئے اپنی نبوت و رسالت
سے انکار نہین کیا۔ اور نبی و رسول صرف ہدایت
کے لئے ہوتے ہین امتحان کا عہدہ انکے سپرد نہین
ہوتا کیونکہ یہ تو بمنزلہ معلم کے ہوتے ہین۔ اور
انپر یہ بات فرض ہوتی ہے کہ اپنی رسالت کو لوگون
پر پیش کرین اور تصدیق کرنیوالون کو بخشی یقین
دلادین اور منکرین کے روبرو دلائل و براہین
قاطعہ سے اپنا دعوی ثابت کرین نہ کہ معاذاللہ
یون فرمادین کہ مین تمہارا رسول نہین پس امتحان
ایمان مین انکار رسالت کا عذر کسی طرح سے صحیح
نہین۔ اور اگر یہ عورت بموجب فرمانے مسیح کے
عمل کرتی یعنے آپ کو رسول نجانتی تو یہ گناہ کس کے
ذمہ ہوتا واہ کیا اچھا امتحان ہے۔
اب اگر کوئی یون کہے کہ اگر یہ امتحان نہ تھا تو پھر
کیون اس عورت کو قبول کیا جیسا کہ آیت ۲۸ مین
ذکر ہے تو ہم اسکا جواب تمثیلاً یون دینگے۔ کہ
فرض کرو کہ سرکار نے کسی ڈاکٹر کی چند اودیہ
حوالہ کرکے یہ حکم دیا کہ فلانی خاندان خاص سے سوا

اور کسی کو دوا نہ دینا۔ مگر کوئی مریض جو اس خاندان کا نہین ہے اس ڈاکٹر کی خبر سنکر آیا اور اس سے دوا طلب کی ڈاکٹر نے جواب دیا کہ مین تمہارا ڈاکٹر نہین اور تمہاری لئے دوا دینے کا مجہ کو حکم نہین۔ اب مریض بسبب اسکے کہ اپنی غرض بادی ہوتی ہے اور اوس کو اس پاس کوئی طبیب نہین ملا ہے اوس ڈاکٹر کی منت کرے اور سو سو بات بناوے اور ڈاکٹر بہی اوس کی عجز و خوشامد سے ملایم ہوکر کچہ دوا اوسکو دیدی تو اس دینے سے یہ کیا لازم ہوگیا کہ ہر کوئی اسی طرح سے ڈاکٹر صاحب سے اپنا مطلب نکال لیا کرے اور ڈاکٹر کی عزیز و اقارب ڈاکٹر کی تمام ادویہ کو یون ہی خورد برد کرین فقط۔

سوال دوم اقرنتیون ۱۴ باب ۷ و ۳۳ اگر کوئی اپنی تئین نبی یا روحانی جانے تو چاہیے کہ وہ اقرار کرے کہ یہ باتین جو مین تمہین لکہتا ہون خداوند سے احکام ہین ۳۹ و ۳۷۔ غرض ای بہائیو نبوت کرنی کی آرزو رکہو۔

کیا نبوت ایسا عہدہ ہے کہ بلا تقرر خدا کے کوئی سچا نبی ہو سکتا ہے نبوت ہرگز آدمیون کے طرف سے نہین چنانچہ اس مقام پر ہم پطرس حواری کو اپنا گواہ پیش کرتے ہین ۲ پطر اباب ۱ ۲ نبوت کی بات آدمی کی خواہش سے کبہی نہین ہوی بلکہ خدا کی مقدس لوگ روح قدس سے بلوائی بولتے تہے۔ تو پہر کسواسطہ پولوس نے خود دعوی رسالت کرکے دوسرونکو بہی اس دعوی کرنیکی ترغیب دی۔ اور ۲ قرنتیون کی ۱۱ باب کی ۵ آیت مین اپنی آپ کو سب رسولون سے افضل قرار دیا۔ کہ مین اپنے تئین سب سے بڑے رسولون سے کچہ کم نہین سمجہتا ہون۔ پس پولوس پر یہ مثال نہایت موزون ہے۔ مصرعہ من ترا ملا بگویم تو مرا حاجی بگو۔ کسواسطیکہ اس ترغیب دہی دعوی نبوت مین اپنی دعوی رسالت کی تصدیق کرانی چاہتے ہین خدا کی پناہ جنکی ایسے پیشوا تو اون کی مقلدین کو دیکہا چاہیے کہین وہ دعوی خدائی نہ کر بیٹہین فقط۔

سوال سوم اقرنتیون ۸ باب ۵۔ کیونکہ ہرچند افلاک و زمین مین بہت ہین جو خدا کہلاتی ہین چنانچہ بہتیری خدا اور بہتیرے خداوند ہین۔ زمین والون نے تو اکثر دعوی خدائی کیا مگر افلاک مین کسنون نے اپنے آپ کو خدا کہلایا اون کی نام سے واقف فرماوین اور کونسی کتاب مین لکہا ہے کہ فرشتون یا ستارون نے کہ یہ ہی اہل افلاک ہین سوائے خدا کے اپنی آپ کو خدا کہلایا۔ فقط۔

سوال چہارم اقرنتیون ۵ اباب ۵ و ۶ موت کا ڈنک گناہ ہے اور گناہ کا زور شریعت ہی معلوم ہوا کہ شریعت ہی باعث و ترقی گناہ ہی یعنے شریعت ہی گناہ کرواتی ہے۔ اور یہ ہی سبکو معلوم ہے کہ شریعت خدا نے قایم کی تو اس اعتقاد کی بموجب خدا ہی بانی گناہ ہے اور جبکہ خدا کی

تجویز سے جسکا نام شریعت ہے گناہ ہوی تو مناسب تھا ہی کہ گناہون کی باز پرس نہو۔ مگر عیسائی لوگ براہ عوام فریبی یہ بھی عقیدہ قبول کرتے ہین کہ خدا گنہ گار کو بے سزا دئے ہرگز نہین چھوڑیگا تو خدا ہی بموجب عقیدہ عیسائیون کی معاذ اللہ بڑا ظالم اور نا انصاف ہے کہ آپ ہی گناہ کرواے اور پھر آپ ہی ملزم ٹہراکر سزا دے۔

واضح ہو کہ پولوس اپنی خطوط مین صراحتاً بلا تاویل شریعت کو موجب گناہ علانیہ اپنی مقلدین کو لکھتا ہے اور خدا کی کام مین خطا نکالتا ہے کہ اگر خدا شریعت قایم کرتا تو گناہ نہ ہوتا۔

سوال پنجم ۱ قرنتیون ۱ باب ۲۵۔ خدا کی بیوقوفی آدمیون کی حکمت کی بہ نسبت حکمت والی ہے اور خدا کی کمزوری آدمیون کی بہ نسبت زور آور ہے۔ کیا صفات بیوقوفی و نا توانی بھی خدا مین ہین واہ کیا اچھا موصوف ہے ہم مدت سے حیران تھے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ مین الوہیت کی کیونکر قائل ہین اور صاحب الوہیت کو کون مصلوب کر سکتا ہے مگر اب معلوم ہوا کہ عیسائیون کے نزدیک خدائی کوئی بڑا درجہ نہین ہی کہ صفات بیوقوفی و کمزوری بھی اوسمین ہے اور نسبت مصلوبیت کی جو ہماری دل مین اعتراض تھی ان صفات نے رفع کر دئے کہ خدا نے اپنی بیوقوفی اور نادانی سے اپنی پیاری اکلوتے بیٹے کو واسطے ہدایت ایسے قوم بے باک کی بھیجا جسکی شقاوت و فسادت کا حال اور اس کام کا انجام معلوم نہوا اور جبکہ اوس اکلوتے بیٹے کو بڑی بے مرحمتی سے پکڑ کر مصلوب کیا تو اوس وقت خدا پر صفت کمزوری کی غالب ہوگی۔ اگر کوئی یون کہے کہ خدا کی بیوقوفی اور کمزوری آدمیون کی حکمت و قوت سے زیادہ ہونی چاہیے جیسا کہ اس آیت کا حکم ہے۔ تو ہم کہینگے کہ یہ معاملہ مسیح علیہ السلام سے ہوا نہ خدا سے اور خدا کا یہودیون نے کچھ نہین کیا۔ فقط۔

سوال ششم ۲ قرنتیون ۳ باب ۱۳ ہم موسیٰ کی طرح عمل نہین کرتے جسنے اپنی چہرہ پر پردہ ڈالا۔ بیان ہمارا یہ سوال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام مین کیا کیا بدعمل تھے جو اس حقارت سے اعمال موسوی سے بیزاری ہوتی ہے۔ ہان یہ ہمکو معلوم ہی کہ اونہون نے پوکوس کی طرح عیسائیون کو قتل نہین کیا اور حضرت عیسیٰ سے شان پاک مین کفر نہین بکا اگر پولوس نے اونکی یہ خطا نکالی ہو تو ہم کہتے ہین کہ اوس وقت عیسائی نہین تھے جن کو وہ قتل کرتے۔

اب جو کوئی موسیٰ کو کہ توریت کے حامل تھے اس طور بیان کرے جیسے پولوس کرتا ہے تو کیا وہ لعنتی نہین ہے فقط۔

سوال ہفتم گلتیون ۳ باب ۱۳۔ مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلہ لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کاٹھ پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہی تمامی اہل مذاہب متفق ہین کہ شریعت سے نجات حاصل اور لعنت دور ہوتی ہے مگر پولوس شریعت کو لعنت

کہتے ہے تو جو شخص کہ خدا کی احکام کو لعنت کہے اوس کی کیا سزا ہے۔ فقط۔

سوال ہشتم ۔ یہ مذکورہ مین پولوس خاص جناب مسیح علیہ السلام کو ہی جنکو اہل اسلام روح اللہ وکلمۃ اللہ کہتے ہین اور جنکا نام عوام مسلمان ہی بڑی تعظیم سے لیتے ہین اون کو پولوس اور اوسکی کاسہ لیس لعنتی کہتے ہین یہان تک کہ اپنی لعنت بھی اون ہی سے ذمہ لگاتے ہین پس اہل انصاف کے نزدیک جو ایسے برگزیدہ رسول کو لعنتی کہے تو وہ خود لعنتی ہے یا نہین اور مسیح کی روح اون سے کیونکر خوش ہوگی۔ فقط

سوال نہم ۔ گلیتون ۳ باب ۲۱ اگر کوئی ایسی شریعت دیگئی ہوتی جو زندگی بخش سکتی تو البتہ راستبازی شریعت سے ہوتی۔ ۲۲ پر کتاب نے سبکو گناہ کی تحت مین شمار کیا۔

ثابت ہوا کہ شریعت موسوی وغیرہ جملہ انبیا مین نجات نہ تھی اور جبکہ اونکی شریعت مین نجات نہ تھی تو وہ اہل شریعت اور اوسکی عامل اہل نجات سے نہ تھے۔ پس آدم علیہ السلام سے مسیح علیہ السلام تک تمام نبی و رسول اور اون کی امت گمراہ تھی العیاذ باللہ فقط۔

سوال دہم ۲ قرنتیون ۶ باب ۱۸۔ مین تمہارا باپ ہونگا تم میرے بیٹے بیٹیان ہوگی یہ خداوند قادر مطلق فرماتا ہے۔

وہ عقیدہ غلط ہوا کہ مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے خدا کی تو بڑی بھاری نسل ہے۔ اگر معاذ اللہ بقول عیسائیان خدا کا توالد و تناسل تسلیم کیا جاوے تو اولاد بھی اوسکی مشیت کی بموجب واقعی بہت ہی ہونی چاہیے کہ مہابھارت ہندون کی تاریخ مین ایک شخص کیرو تامی سے ایکسو ایک بیٹا لکھا ہے جسکا بڑا بیٹا درجودھن ہستناپور کا راجہ تھا اور یہ آدمی تھا اور خدا تو خدا ہی ہے اوسکی اولاد بے انتہا ہونی چاہیے۔ ہماری راے مین یہ آیت حسب عقیدہ عیسائیان بہت صحیح ہی مگر سوا صرف اہل انصاف سے ہے جو خدا شناس ہین دیکھیے وہ کیا جواب دیتے ہین۔ یا اس مذہب بے بنیاد خراب اصول سے کنارہ کش ہوتی ہین۔ مین کچھ کسی پر طعن نہین کرتا مگر بمقتضاء ہمدردی قوم و جنس کے اپنی قوم کو اس مذہب کے عیوب و قبایح اور جعلسازی سے آگاہ کرتا ہون کہ جن لوگون سے ایسے اقوال و عقاید ہین تو اونکی قول و فعل کا کیا اعتبار۔ خدا کرے کہ ہمارے ہندوستانی بھائی اس گمراہی سے نکل کر پھر اپنا مذہب کہ سراسر سرمایہ نجات اور بے غل و غش ہی اختیار کرین فقط۔

سوال یازدہم ۲ قرنتیون ۵ باب ۲۰ ہم مسیح کے ایلچی ہین گویا کہ خدا ہماری وسیلہ منت کرتا ہے سو ہم مسیح کی بدلہ التماس کرتے ہین۔

معلوم ہوا کہ خدا مین صفت عاجزی اور منت کرنے کی بھی ہے۔ افسوس کہ خالق بشر بشر کی منت کرے ہم حکام انگریزی کو دیکھتے ہین کہ محکوم کی منت تو کیا کرین گی ایک بڑی تمکنت اور شان و شوکت سے رہتی ہین۔ پھر نہ معلوم کہ خدا کی جلالت و عظمت کی کیا معنی عیسائیون کے نزدیک ہے۔

سوال دوازدہم ۲ قرنتیون ۲ باب ۱۷ ہم پیتوں کے مانند خدا کے کلام مین ملونی نہین کرتے۔ گلتیون اباب ۶ مین تعجب کرتا ہون کہ تم اتنی جلدی اور سے جسنے تمہین مسیح کی فضل مین بلایا پھر دوسری انجیل کی طرف مائل ہوگئے۔ ۷۔ سو وہ دوسری تو نہین مگر بعضے ہین جو تم کو گھبراتی ہین اور مسیح کی انجیل اولٹ دینی چاہتے ہین۔ ۸ لیکن ہم یا آسمان سے کوئی فرشتہ سوائے اس انجیل کے جو ہم نے تمہین سنائی دوسری انجیل تمہین سنادے سو ملعون ہووے۔ ۹۔ جیسا ہم نے آگے کہا ویسا ہی اب مین پھر کہتا ہون کہ اگر کوئی تمہین کسی دوسری انجیل کو سوا اوس کے جسے تم نے پایا سنادے وہ ملعون ہووے۔ فلپیون اباب ۱۵ بعضے لوگ تو ڈاہ اور جہگڑے سے اور بعضے نیک نیت سے مسیح کی انجیل سناتے ہین۔ جہگڑالو تو صاف دل سے مسیح کی انجیل نہین سناتے۔ فلپیون ۳ باب ۱۸۔ کیونکہ بہتیرے چلنے والے ہین جنکا ذکر مین نے تم سے بارہا کیا اور اب رو رو کے کہتا ہون کہ وے مسیح کی صلیب کے دشمن ہین ۱۹۔ انکا انجام ہلاکت ہے ان کا خدا پیٹ اون کا ننگ اونکی برائی وے دنیا کی چیزون پر خیال کرتے ہین۔ ۲ تمطاؤس ۴ باب ۱۰۔ دیماس نے اس جہان کو پسند کرکے مجھے چہوڑ دیا۔ ۱۴۔ سکندر ٹہٹیری نے مجھسے بہت بدی کی خداوند اوسکی کامون کی موافق بدلہ دے ۱۵۔ اوس سے تو بہی خبردار

کیونکہ اوسنے ہماری بہت باتون کی مخالفت کی۔
اتطاؤس اباب ۱۹۔ احد ایمان اور نیک نیتی پر قایم رہے جسے بعضون نے دور دہو کرکے ایمان کی ناؤ توڑی۔ ۲۰۔ انہین مین ہمینیوس اور سکندر ہین جنہین مین نے شیطان کی حوالہ کیا تاکہ وہ تنبیہ پاکر کفر نہ بکین۔

طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۴۴ سطر ۷ سرپانی مین سوائے اون چہوٹے خطوں کی جنکو یوستینوس اپنی قول مذکورہ بالا مین بعضون کے نزدیک مشکوک بتلاتا ہے۔ سطر ۹ لاتنی مین صرف دو چہوٹے خط یعنے پطرس کا دوسرا خط اور یعقوب کا خط نہین ملتے ہین۔ ایضاً صفحہ ۱۵ س ۱۹۔ برنباس کا حال بالتحقیق معلوم نہین ہے ایضاً ص ۱۵ س ۲۰ سبہون مین پوری انجیل کا مضمون مندرج نہین ہے کتنون مین تو پوری انجیل نہی ملتی ہے پر کتنون مین انجیل کی بعض کتابین اور کتنون مین انجیل کی صرف ایک کتاب لکہی ہے اور انکی قدامت مین بہی بڑا فرق ہے بعض سن چار سو عیسوی سے پہلی کی لکہی ہوی ہین اور بعض اس سے بہت جدید ہین۔ ایضاً ص ۱۵۰ س ۱۱۔ جس مقام پر مولیسندہ کی صاف بہول دیکہہ پڑتی ہے اوس مضمون کو مشکوک کہتے ہین۔

ایضاً ص ۳۵ س ۲ اتنی بہتیری نوشتون مین جو الگ الگ زمانون کی الگ الگ ملکون مین قلم بند ہوی مولیسندہ کی غفلت سے چہوٹے چہوٹے باتین

مین بہتیری متفرقات نظر آتی ہین نقطون اور نشانون
کا فرق ہے حرفون کا فرق ہے نقطون سے بچون
کا فرق ہے اور بعض متفرق الفاظ بہی ملتے ہین علاوہ
اسکے تہوڑے نوشتون مین دو ایک مقامون
پر کچہ ایسا مضمون بہی مندرج ہے جو اکثر نوشتون
مین پایا نہین جاتا اور اس سبب سے یہ مضمون
مشکوک یا زیادہ سمجہا جاتا ہے۔

ایضاً ص ۴۵۱ س ۵۔ ہینٹلی صاحب (یہ بڑے
عالم مشہور ہین) یون کہا ہے کہ چونکہ مصنفون
کی اصلی نوشتہ اب تک موجود نہین ہین اس لئے
ان کی تمام الفاظ اصلی کسی ایک نقل مین شاید
نہین ملتی۔

بعد فاصلہ۔ میکائلس صاحب (یہ بہی بہت بڑے عالم عیسائی
ہین) نے کہا کہ کسی قدیم مصنف کے اصلی مضمون
دریافت کرنا نوشتون کی کثرت پر موقوف ہے
اور اگرچہ بہت نوشتون کے مقابلہ سے متفرق الفاظ
کا شمار بڑہ جاتا ہے تو بہی جن قدیم مصنفون کی
کم نوشتہ موجود ہین انہین کے نسخے سب سے غیر صحیح
اور بے اعتبار متصور ہوتے ہین۔ فقط۔

اور نامہ گلتیون کی ۲ باب کی ۱۱ آیت سے ۱۵
آیت تک پولوس نے پطرس اور برنباس حواری
کو بالزام عدم پیروی انجیل ملامتی اور ریاکار
ٹہہرایا ہے اور اپنی انجیل کو اسی خط کی ۱ باب کی ۱۲
آیت مین الہامی کہتا ہے اور نامہ ۲ قرنتیون
مین قرنتیون سے اور نامہ گلتیون مین گلتیون سے

اپنی انجیل کی نہ قبول کرنیکی شکایت کرتا ہے اور
یہ ہی شکایت شاگردون سے ہے۔ اور پطرس
بہی اسی طرح دوسرے رسولون کی شکایت کرتا ہے
۲ پطرس ۲ باب ۱ جہوٹے معلم بہی تم مین ہونگے
جو ہلاک کرنیوالے بدعتین پردہ مین لاکر لین گے
اور یہ ہی الزام یوحنا اپنی سوا دوسرے رسولون
پر کو لگاتا ہے۔ ۱ یوحنا باب ۴۔ ۱۔ بہت سے جہوٹے
پیغمبر دنیا مین نکل آئے۔ ۲ یوحنا ۱ باب ۱۰۔ اگر
کوئی تمہارے پاس آوے اور یہ تعلیم نہ لاوے
تو اوسے گہر مین نہ آنے دو۔ اور اوسے سلام
نہ کرو۔ غرضکہ تمام شاگرد اور رسول ایک دوسرے
کی انجیل کو مصنوعی اور جعلی اور ایک دوسرے
کو جہوٹا اور ملعون کہتے ہین کہ ان سب خطوط کے
پڑہنے والون پر یہ بات مخفی نہین ہے پس اسکی
عدم اعتباری مین کیا شک باقی ہے۔ خدا جانے
کہ ان لوگون نے کس رائے و مفید مطلب اپنے کیا
کیا توریت و اناجیل کتب سماوی مین داخل کر دیا
اور کیا کیا خارج۔ پس عیسائی مصداق ۲ قرنتیون
کے ۲ باب کی ۴ آیت کی ہین۔ کہ اس جہان کے
خدا نے اونکی عقلون کو جو بے ایمان ہین تاریک
کر دیا ہے تا نہ ہووے کہ مسیح جو خدا کی صورت
ہے اوسکی جلال والی انجیل کی روشنی ان
پر چمکے۔

اسلئے ہم موافق حکم پولوس کی جو اس آیت مین
بیان ہوا پادریون کو معذور سمجہتے ہین کہ اونکی

دلون پر پردہ ہی رہیگا مگر ان لوگ مقلد کا یا پلٹ شکم
پرست سے دریافت کرتے ہین کہ جس مذہب کی
کتاب اور اسکی مصنف ایسے ہون تو اونکی قول و
فعل کا کیا اعتبار ہوسکتا ہے۔ فقط

سوال سیزدہم ۱۳ قرنتیون ۱۱ باب ۱۳ کیونکہ
ایسے جھوٹے رسول و فریبکار ندہ ہین جو اپنی
صورتون کو مسیح کی رسول سے بدل ڈالتے ہین
۱۴۔ اور یہ تعجب نہین کیونکہ شیطان بہی اپنی صورت
کو نوری فرشتہ سے بدل ڈالتا ہے۔

پس کیا تعجب ہے کہ پولوس و پطرس و لوقا وغیرہ
کی انجیل جن کو الہامی تصور کیا گیا ہے شیطان
لعین ہی کا دسوسہ ہے اور شیطان کی فریب
مین اگر ان سبھون نے جھوٹا ہی دعوی نبوت
کیا ہو۔ کہ پولوس قبل از دعوے نبوت ایک
مدت تک شیطان کا ہوا خواہ بہی رہا جسکا بوجہ
شہرت عام کی اپنی خطوط مین انکار نہین کرسکا بلکہ
اچہا اقرار کیا ہے۔ فقط۔

سوال چہاردہم عبرانیون ۲ باب ۷ تو نے
اسکا مرتبہ فرشتون سے تہوڑا کم رکہا تو نے
جلال و عزت کا تاج اوسپر رکہا اور اپنی ہاتہ کی
کامون پر اسے اختیار بخشا۔ ۸۔ تو نے سب کچہ
اوسکی قدمون سے نیچے کیا ہے جس حالت مین سب
کچہ اوسکی تابع مین لایا تو اوس نے کوئی چیز نہ
چہوڑی جو اوسکی تابع مین نہ لایا۔ پر ابتک ہم
نہین دیکہتے کہ سب چیزین اوسکی تابع مین کیگئی ہین

۹ مگر اوسے دیکہتے ہین کہ جسکا درجہ فرشتون سے کچہ تہوڑا کم تہا
یعنے یسوع کو اوسنے موت کی اذیت کی سبب جلال و
عزت کا تاج پایا تاکہ وہ خدا کی فضل سے سب آدمیون
کی لئے موت کا مزہ چکہے۔

یہان سے وہ اعتقاد باطل ہوا کہ مسیح آسمانی بادشاہت
کا مالک ہے کسواسطیکہ آسمانی بادشاہت مین فرشتے
کارپرداز ہین اور مسیح کو بحکم ان آیات سے فرشتون
پر کچہ اختیار نہین کہ اختیار مختار کو ہوتا ہے مسیح
علیہ السلام تو پولوس کے نزدیک درجہ مین فرشتون
سے کم ہین پس مفضول فاضل پر کچہ اختیار نہین رکہتا
اور پولوس نے وجہ تسمیہ افضلیت فرشتون کی
مسیح پر صاف طور سے بیان کردی کہ فرشتون نے
تلخی موت کی نہ چکہی اور حسب مفاد اس آیت کے نہ
آیندہ چکہینگے اور مسیح نے موت کا چکہہ لیا۔

اور یہ جو کہا گیا کہ خدا نے اپنی ہاتہ کے کامون پر
اوسے اختیار بخشا تو اس کو کیا کیجئے کہ ۸ آیت سے ۹
تک انکار ہے کہ ابتک ہم نہین دیکہتے کہ سب چیزین
اوسکی تابع مین کی گئین۔ شاید فرشتہ اور موت
پولوس کے نزدیک خدا کی ہاتہ کی کام نہ ہون۔
نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا
اس مذہب بے بنیاد کا کوئی اصول ہی پختہ طور
پر نہین ہے۔ فقط

سوال ۱۵:- اعمال ۳ باب ۲۰ یسوع مسیح کو بہیجے
جسکی منادی تم لوگون کے درمیان آگے سے
ہوئی۔ ۲۱ ضرور ہے کہ آسمان اسے لئے رہے اوسوقت

تک کہ سب چیزین جنکا ذکر خدا نے اپنی سب پاک نبیون
سے زبانی شروع سے کیا اپنی حالت پر آوین کیونکہ
موسیٰ نے باپ دادون سے کہا کہ خداوند جو
تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیون مین سے تمہارے
لئے ایک نبی میرے مانند اٹھاویگا جو کچھ وہ تمہین
کہے اوسکی ساری سنو۔ ۲۳ اور ایسا ہوگا
کہ ہر نفس جو اوس نبی کی نہ سنی وہ قوم مین
سے نیست کیا جاویگا۔ ۲۴۔ بلکہ سب نبیون
نے صموایل سے لیکے پچھلون تک جتنون نے کلام
کیا ان دنون کی خبر دی۔ ۲۵۔ تم نبیون کی
اولاد اور اس عہد کی ہو جو خدا نے باپ دادون
سے باندھا ہے جب ابراہام سے کہا کہ تیری اولاد
سے دنیا کی ساری گھرانے برکت پاوین گے الخ۔
حاصل مطلب یہہ ہے کہ پطرس مقدس بزی گرجو
سے سامۃ موسیٰؑ اور شموئیلؑ سے آخر تک کی
نبیون کی کتاب سے بیان کرتا ہے کہ مسیح جب
دعید آسمان پر رہین گے تا وقتیکہ ساری چیزین
گوئیان پوری نہ ہولین یعنے جب تک کہ ایک نبی
موسیٰ کے مانند جو نئی شریعت والا صاحب کتاب
مثل توریت کی نہ آلی۔ کہ موسیٰ نے بھی باپ
دادون سے عہد کیا ہے کہ تمہاری بھائیون مین
سے یعنے بنی اسماعیل سے ایک نبی موصوف بصفات
مذکورہ ضرور آویگا۔ کہ خدا نے ابراہیمؑ سے وعدہ
فرمایا ہے کہ تیری اولاد سے ساری خاندان
برکت پاوین گے۔ اس نبی کے آنیکی بعد مسیح دوبارہ

پھر آویگا۔ اور جو کوئی اس نبی کی پیروی نہ کریگا
اور اسکی نہ سنیگا وہ خدا کی گروہ سے نیست ہو جاویگا
اور پطرس کہتا ہے کہ مسیح کی دوبارہ آنے کے بعد
اس نبیؐ کے منتظر رہو۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

دیر آمدی ای نگار سرمست
زودت ندہیم دامنت دست

پس ای صاحبان شعور کیون خدا کی رحمت سے
دور ہوتے ہو اور کیون نہین اس نبی کی جو برادران
بنی اسرائیلؑ یعنے بنی اسمٰعیل سے اور صاحب کتاب
اور نئی شریعت سے ہین پیروی کرتے۔ خدا کا عتاب
اور قوم سے نیست ہو جانے کا خطاب اپنی اوپر
گوارا کرتے ہو اور کسی نبی کی جن کی حوالہ سے
پطرس کہتا ہے اور خصوصاً پطرس حواری کی
بھی نہین سنتے ہو اور مصداق اس کلام پاک
کے ہوتے۔

کہ ای[1] تحقیر کرنیوالو دیکھو اور تعجب کرو اور
نیست ہو جاؤ کیونکہ مین تمہاری زمانہ مین
ایک کام کرتا ہون ایسا کام کوئی تم سے
کیسا ہی بیان کریگا تم کبھی یقین نہ کروگے۔

سوال ۱۶۔ اعمال ۱۵ باب ۱۔ اور بعضے
یہودیہ سے آکے بھائیون کو تعلیم دینے لگے
کہ اگر موسیٰ کی سنت کی موافق تمہارا ختنہ نہو
تو تم نجات نہین پاسکتے۔ باقی آیندہ

[1] اعمال ۱۳ باب ۴۱۔ آیت مین خطاب ہی ۱۲۔

مطبع بحر الاسلام مسکر بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔